مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ احسان۔ آج ۱/۲ ۷ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج حضور نے دس اصحاب کو ۴۰ منٹ تک شرف ملاقات بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں جناب ملک نادرخان صاحب افسر مال بھی تھے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سردرد اور ضعف کی شکایت رہی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ابھی علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو منگل انبہ میں جلسہ پر بھیجا گیا۔

آج دوپہر کو مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے اپنے برادر خورد مولوی عبدالغفور صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب کو مدعو کیا گیا

جلد ۳۴ | ۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۲۰ رجب ۱۳۶۵ھ | ۲۱ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۴۴

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے

دو تازہ رویا و کشوف

فرمودہ ۱۳ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۱۳ جون ۱۹۴۶ء

(مرتبہ: مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل)

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے متعلق رویاء

فرمایا۔ لاہور جانے سے تین چار روز قبل میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ میں اس کمرے میں ہوں۔ جو مسجد مبارک کے پچھلے حصہ میں ہے۔ اور جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں پر کشف میں سرخی کے چھینٹے پڑے تھے۔ خواب میں وہ کمرہ پہلی حالت میں معلوم ہوتا ہے یعنی پہلے اس کی چھت نیچی تھی اب اونچی کر دی گئی ہے۔ وہ کمرہ پہلی حالت میں ہے۔ لیکن اس میں کچھ تھوڑا سا فرق بھی معلوم ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ کمرہ اس کمرہ سے تین چار گنا بڑا معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے اس کمرے میں کوئی دودان یعنی آگ جلانے کی انگیٹھی نہیں تھی۔ لیکن خواب میں میں نے اس کمرے میں انگیٹھی بھی دیکھی ہے گو جاگتے ہوئے میں نے کبھی اس کمرے میں انگیٹھی نہیں دیکھی۔ میں خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس کمرے میں دو چارپائیاں بچھی ہوئی ہیں جن میں سے ایک پر میں بیٹھا ہوں۔ اور مسجد کی کھڑکی میں سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آئے ہیں۔ لیکن بڑھاپے کی شکل میں نہیں۔ بلکہ جوانی کی شکل میں ہیں۔ اور ڈاڑھی مونچھیں منڈی ہوئی ہیں۔ اور سر پر پگڑی کی بجائے ٹوپی ہے۔ خواب میں میں مولوی صاحب کے آنے پر تعجب نہیں کرتا۔ کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں۔ اور اب کیسے آ گئے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب قادیان سے چلے گئے تھے۔ اور اب واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا ہے۔ اور ان سے باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں قادیان آجاؤں۔ میں نے ان سے کہا کہ ضرور آجائیں۔ مولوی صاحب میرے استاد تھے۔ اور اگر کبھی کسی ایسے علم کی کتاب پڑھنی ہوتی۔ جو میں نے پہلے نہیں پڑھا ہوتا تھا۔ تو میں مولوی صاحب کو بلا لیا کرتا تھا۔ اس لئے مولوی صاحب کو مجھ سے بے تکلفی تھی۔ اور چونکہ مولوی صاحب اکثر طالب علموں کو پڑھاتے رہتے تھے۔ اس لئے مجھے پڑھاتے ہوئے بھی وہ بھول جاتے اور مجھے بھی طالب علموں کیطرح پڑھانا شروع کر دیتے۔ اور ایک بات کو بار بار دہراتے۔ جس طرح وہ طالب علموں کے سامنے دہراتے تھے۔ اسکا یہ نتیجہ ہوتا کہ میری طبیعت اس طریق سے اکتا جاتی تھی۔ اور میں کتاب پڑھنا چھوڑ دیتا۔ جب انہوں نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں قادیان آجاؤں۔ اس وقت میرے دل میں خیال گزرا کہ اگر مولوی صاحب قادیان آجائیں تو میں پھر کبھی ان سے مل کر بعض کتب کا مطالعہ کیا کرونگا۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ اس بات کا میں نے زبانی طور پر بھی ان سے اظہار کیا ہے۔ یا دل میں ہی ارادہ کیا ہے۔ جب میرے دل میں ان سے کتاب پڑھنے کا خیال گزرا۔ تو فوراً مجھے ان کے پڑھانے کا طریقہ یاد آگیا۔ اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ سی ظاہر ہوئی۔ کہ یہ پھر مجھے طالب علموں کیطرح پڑھانے کی کوشش کرینگے۔ بہرحال میں مولوی صاحب سے کہتا ہوں۔ کہ آپ ضرور آجائیں۔ اور پھر میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ آپ قادیان سے گئے کیوں تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے کہا تھا کہ چلے جاؤ اور میں چلا گیا تھا۔ میں نے انکار کیا اور کہا کہ مولوی صاحب میں نے تو آپ کو نہیں کہا تھا۔ کہ آپ چلے جائیں۔ بلکہ خود آپ نے قادیان سے جانے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اور میں نے آپکو اجازت دے دی تھی۔ پھر میں نے ان کے سامنے تمام واقعہ بیان کیا۔ اور خواب میں مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ تمام واقعہ مجھے یاد ہے۔ چنانچہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ اسی کوٹھڑی میں پہلے آپ مجھ سے باتیں کرتے رہے۔ اور جب میں جانے لگا۔ تو آپ نے مجھے ایک رقعہ دیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ میں باہر جانا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ تو جس طرح کسی آدمی کو کوئی بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے۔ اسی طرح مولوی صاحب کو بھی یاد آگیا۔ اور مجھے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ پھر میں نے کہا مولوی صاحب آپ کو قادیان سے گئے ہوئے چار پانچ سال ہو گئے ہونگے

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

رمضان کے مبارک ایام میں قرآن کریم پڑھنے کا انتظام

تمام جماعتیں اپنے نمائندگان کے اسماء سے فوراً اطلاع دیں

جیسا کہ پیشتر ازیں اعلان کیا جاچکا ہے۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم القرآن کلاس کے انعقاد کا انتظام کیا جارہا ہے۔ یہ کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ یکم اگست ۱۹۴۶ء تا ۳۰ راگست ۱۹۴۶ء قادیان میں منعقد ہوگی۔ تمام نمائندگان کی رہائش اور خورونوش کا انتظام بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ہوگا۔ نمائندگان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق ہمراہ لائیں۔ تاکہ معلوم ہوسکے۔ کہ وہ کس جماعت کی نمائندگی کررہے ہیں۔

اس اعلان کو پڑھتے ہی تمام جماعتیں اپنے اپنے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور خاکسار کو مطلع فرمادیں۔ وقت تھوڑا ہے۔ اور جماعتوں کی تعداد کے لحاظ سے ابھی بہت کم نمائندگان کے نام موصول ہوئے ہیں۔ پس فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر جماعت کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ بھیجا جاسکتا ہے۔ اور ہر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے بھی کم از کم ایک نمائندہ شامل ہوسکتا ہے۔

خاکسار عبد السلام اختر ایم۔ اے سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی۔ قادیان

شکریہ احباب

صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و بیگم نواب زادہ محمد عبد اللہ خاں صاحب آف مالیرکوٹلہ فرماتی ہیں۔ بیرونی احباب جماعت کی طرف سے بکثرت خطوط آرہے ہیں۔ کہ عزیزہ طیبہ بیگم کی صحت کے متعلق اطلاع دی جائے۔ لہٰذا عرض کیا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب طیبہ بیگم کو آرام ہے۔ ان سب احباب اور خواتین جماعت کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے عزیزہ کی صحت کے لئے دعا کی اور دعا کی جاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال ہو۔

امتحان ۷ رجولائی کی بجائے ۲۸ رجولائی کو ہوگا

لجنہ اماء اللہ کا مقرر کردہ امتحان ۷ رجولائی کے بجائے ۲۸ رجولائی کو ہوگا۔ تمام لجنات مطلع رہیں۔ ابھی تک بیرونی لجنات اور قادیان کی طرف سے بہت کم نام آئے ہیں۔ تمام سیکرٹریان براہ کرم جلد سے جلد تمام امتحان دہندگان کے نام ارسال فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (امۃ اللہ خورشید)

نتیجہ امتحان انصار سلطان القلم

شعبہ تعلیم مرکزیہ ہر سہ ماہی کے بعد مختلف مضامین پر خدام کو تحریک کرتی ہے۔ کہ وہ مضامین لکھیں جس سے کہ خدام میں تحقیق کا مادہ ترقی کرتا ہے۔ چنانچہ اس سہ ماہی کے مضمون کا عنوان تھا "موجودہ زمانہ کا مصلح" اس مضمون میں اول محمود احمد صاحب عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن اور دوئم مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل زیرہ ضلع فیروزپور آئے ہیں۔ عنقریب ہر دو صاحبان کو ان کے قائد صاحب کی معرفت انعام ارسال کیا جائیگا۔ نیز اگلی سہ ماہی کے مضمون کے لئے "حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے" عنوان مقرر کیا گیا ہے جس کی آخری تاریخ ۱۵ رجولائی ۱۹۴۶ء ہے۔ اس تاریخ تک مضامین شعبہ ہذا میں

اور مولوی صاحب کو فوت ہوئے بھی اتنے ہی سال ہوئے ہیں۔ لیکن میں خواب میں سمجھتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب قادیان سے باہر گئے ہوئے تھے۔ ان کے فوت ہونے کا خیال میرے دل میں نہیں آیا۔ میرے اس سوال کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا۔ کہ نہیں مجھے چار پانچ سال تو نہیں ہوئے۔ دس مہینے ہوئے ہیں۔ پچھلے سال جب آپ ڈلہوزی گئے تھے۔ اس وقت میں گیا تھا۔ خواب میں مجھے شبہ پیدا ہوا ہے۔ گویا کہ مولوی صاحب کی بات ٹھیک ہے۔ اور کہ مولوی صاحب اس وقت گئے تھے جب میں ڈلہوزی گیا تھا۔ میں نے الٹے طور پر مہینے گننے شروع کئے ہیں کہ مئی ایک۔ اپریل دو۔ مارچ تین۔ فروری چار۔ جنوری پانچ۔ دسمبر چھ۔ نومبر سات۔ اکتوبر آٹھ۔ ستمبر نو۔ اگست دس اور جولائی گیارہ۔ اس طرح مہینے گننے کے بعد میں نے کہا۔ کہ ہاں درست ہے دگو گیارہ ماہ بنے۔ مگر میں نے خیال کیا کہ دس گیارہ میں کوئی فرق نہیں، اس کے بعد مولوی صاحب چلے گئے۔ اور یکدم نظارہ بدل گیا۔ اور کمرہ مجھے اسی شکل میں نظر آنے لگا۔ جس شکل میں وہ آج کل ہے۔ ہاں ایک اور بات یاد آگئی کہ اس کمرے میں ایک لڑکا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ انگیٹھی میں آگ جلادو۔

تعبیر

حضور نے اس رویا کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا:-

مولوی صاحب کی جوانی کی شکل دکھانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواب ان کے کسی بچے کے متعلق ہے۔ ممکن ہے کہ ان کے کسی بچے میں کمزوری پیدا ہو۔ اور اسکی اصلاح ہوجائے۔ جاکر آنے کے معنے اصلاح کی صورت پیدا ہونے کے ہیں۔ خواب میں ڈاڑھی منڈا دیکھنا اچھا تو نہیں ہوتا۔ لیکن بعض دفعہ جوانی پر دلالت کرنے کے لئے ایسا ہوجاتا ہے۔ جوانی سے مراد انسان کی اولاد ہوتی ہے۔ جو باپ کی جوانی کو قائم رکھتی ہے۔

لاہور کا ایک غیر احمدی رئیس

فرمایا۔ لاہور والی سے پہلی رات کو میں مصنوعی دانتوں کا انتظار کررہا تھا۔ ڈاکٹر عبد الحق صاحب نے فون کیا تھا۔ کہ وہ نو بجے دانت لیکر آئینگے اسی حالت میں جاگتے ہوئے مجھ پر غنودگی کی حالت طاری ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ لاہور کا ایک غیر احمدی رئیس مجھے ملنے کے لئے آیا ہے۔ اس کے نام میں شبیر کا لفظ آتا ہے۔ اور اس کے ساتھ پرائیویٹ سکرٹری یا کوئی اور جماعت کا افسر ہے اسے اس رئیس نے اشارہ کیا ہے جس سے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ ذرا الگ ہوجائیں۔ تو میں علیحدگی میں بات کرلوں۔ وہ سکرٹری الگ ہوگیا۔ تو انہوں نے میرے قریب آکر آہستہ سے یہ فقرہ کہا۔ حضور آپ کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اس وقت یہ ذہن میں نہیں آیا۔ کہ کس پیشگوئی کے متعلق اس نے کہا ہے۔ ممکن ہے لاہور سے تعلق رکھنے والی کوئی پیشگوئی پوری ہو۔ کیونکہ یہ نظارہ لاہور میں دکھایا گیا ہے۔

ریویو

طریقہ تعلیم

اس نام سے کتابی سائز پر آنریبل ڈاکٹر چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی وہ تقریر دارالکتب جامعہ احمدیہ قادیان نے نہایت خوبصورت لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کی ہے۔ جو آپ نے گذشتہ اکتوبر میں جامعہ احمدیہ میں فرمائی تھی۔ اور اس سے "منشورات قیمہ" کا سلسلہ جامعہ کے باقاعدہ علمی ماہانہ کی بجائے شروع کیا گیا ہے تاکہ لگاہے گاہے قیمتی اور تحقیقی مقالے شائع ہوتے رہیں۔ زیر ریویو تقریر کسی تبصرہ اور تعریف سے مستغنی ہے۔ قیمت صرف اڑھائی آنے فی کاپی ہے۔ ۳ر کے ٹکٹ بھیجنے پر بذریعہ ڈاک ارسال کی جائے گی۔ ملنے کا پتہ:- دارالکتب جامعہ احمدیہ قادیان ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۱۹ احسان مطابق ۱۹ جون ۱۹۴۶ء

ریلوے سٹرائک کا خطرہ اور غلہ کی فراہمی کا ارشاد

فرمایا ان دنوں ریلوے کے ملازمین نے یہ دھمکی دے رکھی ہے۔ کہ اگر انکے مطالبات نہ مانے گئے تو کچھ دنوں تک وہ ہڑتال کر دینگے آج ۱۹ تاریخ ہے ۲۷ تاریخ ہڑتال کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ گویا سات دن باقی ہیں۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ ان سات دنوں کے اندر اندر غلہ اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کر لیں۔ تاکہ ہڑتال کے دنوں میں انہیں تکلیف نہ ہو۔ سٹرائک اس زمانہ کی ایک ایسی ایجاد ہے۔ جو بعض دفعہ سارے ملک کے نظام کو توڑ ڈالتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مغربیت کی عقل کی کمزوری ہے۔ کہ وہ اسکی مضرت کو جاننے کے باوجود قانونی طور پر اسے ایک جائز چیز قرار دیتی ہے۔ حالانکہ اس سے بہت سے ناکردہ گناہ خواہ مخواہ تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ ریل کی ایجاد کی وجہ سے سفر کے پرانے طریق تو خودبخود متروک ہو گئے ہیں۔ پھر ریلوے کے فائدہ کے لئے حکومت نے سفر کے دیگر طریقوں پر کنٹرول کیا ہوا ہے۔ تاکہ سواری اور کسی طریق سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے نہ جا سکے۔ لاریوں کی کمپنیوں کو لائسنس لینا پڑتا ہے۔ اور کمپنیوں کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ آپس میں گروپ بنا کر کام کریں۔ حالانکہ اگر یہ روکیں حائل نہ ہوتیں۔ تو کئی لوگ لاریوں کا دھندا کرتے۔ اور پبلک کو سفر کرنے میں سہولت ہوتی لیکن اب یہ سہولتیں جاتی رہی ہیں۔ اور حکومت نے محض ریلوں کی خاطر لوگوں کو ایک جائز پیشہ۔ اور جائز آرام سے محروم کر دیا ہے لیکن دوسری طرف حکومت ریلوے کے ملازمین سے کہتی ہے۔ کہ گو تمہارے مطالبات ناجائز ہیں۔ لیکن ان مطالبات کو پورا کرانے کے لئے سٹرائک کرنا جائز ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ کا فرض تھا۔ کہ اگر یہ مطالبات جائز تھے۔ تو انہیں خودبخود پورا کرتی۔ اور اگر ناجائز ہیں۔ تو پھر انہیں پورا نہ کرتی۔ سٹرائک کا جو حربہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے کسی صورت میں جائز قرار نہ دیتی۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک طرف تو پبلک کو آرام اور سہولت کے دیگر ذرائع سے قانوناً محروم کر دیا جائے۔ اور پھر ریلوے والوں سے جن کے ذریعے سفر کی سہولتوں کا واحد ذریعہ قائم ہے یہ کہدیا جائے کہ گو تمہارے مطالبات تو ناجائز ہیں۔ لیکن اگر ناجائز مطالبات کو منوانے کے لئے تم سٹرائک کرو اور اس طرح لوگوں کو تکالیف میں ڈالو تو یہ قانونی لحاظ سے بالکل جائز ہے۔

غرض اسکے سب پہلو ظالمانہ اور خلاف عقل ہیں۔ لیکن چونکہ حکومت آخر حکومت ہے۔ وہ اگر غلطی بھی کرے۔ تو رعایا کو مجبوراً اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے۔ ان سات دنوں میں اپنی آئندہ ضروریات کے لئے غلہ ضرور جمع کر لینا چاہیئے۔ انجمن کے کارکنوں کے لئے تو پہلے ہی انتظام ہے۔ لیکن جو لوگ کارکن نہیں اور انکو غلہ خریدنے کی انہیں استطاعت نہیں۔ انکے لئے بھی میں نے سولہ سترہ ہزار روپے کی منظوری دیدی ہے انہیں چاہیئے۔ کہ وہ مناسب ضمانت دے کر غلہ کے لئے رقم حاصل کر لیں۔ غرباء کے لئے غلہ کی تحریک علیحدہ کی ہوئی ہے۔ گزشتہ سال ہم نے غرباء کو پانچ ماہ کے لئے غلہ دیا تھا لیکن اس سال ہم ان کے لئے سات ماہ کا غلہ مہیا کرینگے انشاء اللہ یہ غلہ انہیں قریباً سوا چار روپے من پڑ جائیگا۔ جو گویا جنگ سے پہلے کا بھاؤ ہے۔ سٹرائک کی وجہ سے غلہ چونکہ باہر جا نہیں سکے گا۔ اس لئے زمیندار اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے سستے داموں پر بیچنے کے لئے مجبور ہو جائینگے۔ گاہک بھی چونکہ محدود تعداد میں ہونگے۔ اس لئے ذخیرہ اندوزی کرنے والے لوگ سستے داموں خرید کر رکھ چھوڑینگے۔ تاکہ ہڑتال کے بعد گراں قیمت پر فروخت کر سکیں۔ قادیان کے ارد گرد کے علاقہ میں غلہ پہلے ہی کم پیدا ہوتا ہے۔ ایک تو زمین ناقص ہے۔ دوسرے نہر کا پانی نہیں ملتا۔ اور کنوئیں کم ہیں۔ پھر پچاس ساٹھ میل کے اس حلقہ میں متعدد بڑے بڑے قصبے آباد ہیں۔ مثلاً سری گوبند پور۔ دھاریوال۔ گورداسپور۔ دینا نگر وغیرہ۔ انہوں نے اسی علاقہ کے دیہات سے اناج حاصل کرنا ہوتا ہے۔ ان حالات میں سٹرائک کے بعد قریب کی منڈیوں سے غلہ ملنا نہایت مشکل ہو جائیگا۔ پس احباب کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے دن چونکہ کم ہیں اس لئے زیادہ دور سے غلہ لانے کی بجائے کوشش کرنی چاہیئے کہ نزدیکی علاقہ سے مثلاً بٹالہ یا امرتسر سے ہی گندم مہیا ہو جائے۔ ایسے موقعہ پر اگر کچھ زیادہ رقم بھی خرچ کرنی پڑے۔ تو کر لینی چاہیئے۔ گورنمنٹ نے احتیاطاً یہ بھی اعلان کیا ہے کہ سٹرائک کی وجہ سے منی آرڈر اور پارسل وغیرہ بند ہو جائینگے اس سے لوگوں کو اور بھی دقت ہوگی۔ بیمہ غالباً جاری رہے گا۔ اور بیمہ کا جاری رکھنا گورنمنٹ کی عقلمندی اور دور اندیشی پر دلالت کرتا ہے۔ منی آرڈر کی صورت میں چونکہ روپیہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جاتا۔ بلکہ صرف آرڈر جاتا ہے۔ اور آرڈر کی ساری رقم مقامی ڈاکخانہ کو اپنے قریب کے خزانہ سے حاصل کر کے ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے مختلف ڈاکخانوں کو ایک معقول رقم منی آرڈروں کو ادا کرنے کے لئے سرکاری خزانوں سے منگانی پڑتی ہے۔ لیکن بیمہ کی رقم ڈاکخانوں کو خود ادا نہیں کرنی پڑتی۔ کیونکہ بیمہ میں روپیہ ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ پس گورنمنٹ نے بڑی دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے بیمہ کی روانگی تو جاری رہنے دی۔ جو کہ ضروری ڈاک کے ساتھ آ جا سکتا ہے۔ لیکن منی آرڈر بند کر دیئے تاکہ مقامی ڈاکخانوں کو رقم ادا کرنے میں مشکلات پیش نہ آئیں۔

الفضل کی ایک افسوسناک غلطی کی اصلاح

یہ بھی ہمارے لئے ایک سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ گورنمنٹ کسطرح عقلمندی اور دور اندیشی سے کام کرتی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ہمارے ہاں کس طرح بہت سے کام بالکل بے سوچے سمجھے۔ اور اندھا دھند کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی پرسوں ہی کے "الفضل" میں یہ چھپا ہے۔ کہ میں نے اسی مجلس میں کہا کہ اب مردے زندہ ہونے لگ گئے ہیں حالانکہ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو ہمارے بنیادی عقائد کے خلاف ہے۔ ہم تو دن رات قرآن مجید اور احادیث سے یہی ثابت کرتے رہتے ہیں۔ کہ اس دنیا میں مردے کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ ہمارے مدرسوں اور سکولوں میں دلائل دے دیکر سمجھایا جاتا ہے۔ کہ کوئی مردہ اس جہان میں زندہ نہیں ہو سکتا پھر لکھنے والا خود مولوی فاضل تھا۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کا پڑھا ہوا تھا۔ ان مسائل سے اسے خوب واقف ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن میں حیران ہوں کہ یہ لکھتے ہوئے اسکی قلم کیوں نہ ٹوٹ گئی۔ اسکے ہاتھ کیوں نہ کانپ گئے کہ خلیفۃ المسیح نے کہا ہے کہ اب مردے زندہ ہونے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ میں نے صرف اس قدر کہا تھا کہ یورپ کے ایک ڈاکٹر نے ایک ایسی دوا ایجاد کی ہے۔ جس سے کہا جاتا ہے کہ انسانی جسم کا کوئی ٹکڑا یا پھول تر و تازہ ہو جاتے ہیں۔ اگر میں نے زندہ ہونے کے الفاظ بھی کہے ہوتے تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ مثلاً انگلی کے زندہ ہونے یا پھول کے زندہ ہونے کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں کچھ تر و تازگی آ گئی۔ پھر میرے جواب طلب کرنے پر کہا گیا ہے کہ اکثر لوگوں نے یہی سمجھا تھا۔ کہ میں نے کہا کہ مردے زندہ ہونے لگ گئے ہیں حالانکہ یہاں پر اب اتنے طالب علم موجود ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی کھڑا ہو کر بتا سکتا ہے۔ کہ اس نے یہی مطلب سمجھا تھا (حضور نے مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کو باری باری کھڑا کر کے دریافت فرمایا۔ کہ کسی نے یہ سمجھا تھا۔ کہ میں نے کہا۔ اب انسانی مردے زندہ ہونے لگ گئے ہیں کسی نے ہاں میں جواب نہ دیا۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا) بعض دفعہ ایک غلط فقرہ بھی مونہہ سے نکل سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو اسکے متعلق عقل و سمجھ سے کام لے کر دیکھنا چاہیئے کہ کیا کہا گیا۔ اور مجھ سے پوچھنا چاہیئے کہ آپ نے یہ کیا کہا۔ مثلاً بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام غلطی سے مونہہ سے نکل سکتا ہے اگر میرے مونہہ سے یہ نکل جائے کہ امرتسر میں مخالفین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکے۔ تو ہر سمجھنے والا انسان سمجھ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام غلطی سے زبان سے نکل گیا ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اب اگر کوئی بے سوچے سمجھے یہ لکھ دے کہ میں نے کہا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر امرتسر میں پتھر پھینکے گئے۔ تو کیا یہ اس کی عقلمندی ہوگی؟ آخر اللہ تعالےٰ نے انسان کو عقل دی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ ہر بات پر غور کرے۔ اور اس کے سمجھنے کی کوشش کرے۔ وہ خبر جس کا میں نے ذکر کیا تھا اخبار میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ وہاں سے پڑھی جا سکتی تھی۔ اور اخبار کے ایڈیٹر کا فرض تھا۔ کہ اسے پڑھتا اور صحیح طور پر اس کا ذکر کرتا۔

مجھے یہ بھی تعجب ہے۔ کہ ہمارے عقائد کے صریحاً خلاف ایک بات میری طرف منسوب کر کے اخبار میں چھپتی ہے۔ لیکن قادیان کے کسی احمدی نے مجھے اس کے متعلق نہیں لکھا۔ حالانکہ کئی سو آدمی روزانہ الفضل پڑھتے ہیں۔ چاہیئے یہ تھا کہ یہ پڑھتے ہی ایک شور مچ جاتا اور ہر شخص اس کے متعلق مجھ سے پوچھتا۔ اور توجہ دلاتا کہ "الفضل" میں یہ کیا بات چھپ گئی ہے۔ یہ تو ہمارے عقائد کے خلاف ہے آخر یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ جو بات متواتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پیش کرتے رہے۔ اور جو میں بھی تیئیس سال سے اپنی خلافت کے ایام میں کہتا رہا۔ آج یکدم میں اس کے خلاف کہہ دیتا۔

حضرت مسیحؑ کی زندگی

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے عرض کیا۔ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی دیگر انبیاء کی نسبت دنیاداری سے بالکل الگ اور روحانیت میں رنگین نظر آتی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ انجیل سے تو یہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے مرتے وقت بھی کہا۔ کہ فلاں سے کہو کہ وہ کھانے کے لئے روٹی لائے۔ آپ نے بے موسم کی انجیر کھانے کی کوشش کی۔ ایک فاحشہ عورت نے ان کے پاؤں پر عطر ملا اور انہوں نے منع نہ کیا۔ جس قدر لوگ یہاں بیٹھے ہیں ان میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے ایک ماہ میں ایک دفعہ اتنا عطر صرف کیا ہو یہ باتیں تو دنیاداری سے انہیں الگ ظاہر نہیں کرتیں۔ اصل کمال تو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تھا۔ کہ آپ کو دنیا کی تمام چیزیں اور نعمتیں خدا تعالےٰ نے عطا کیں۔ آپؐ تمام عرب کے بادشاہ بن گئے۔ لیکن آپ نے وہ تمام نعماء اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر دیں۔ اور خود نہایت سادگی میں زندگی بسر کی۔ جب آپؐ کی پہلی شادی ہوئی۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تجارت کا سارا مال اور سارے غلام آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ نے تمام کا تمام مال غرباء میں تقسیم کر دیا۔ اور تمام غلام آزاد کر دیئے۔ حضرت مسیح کو تو یہ چیزیں ملی ہی نہ تھیں۔ اگر ملتیں تو پھر ان کے کمال کا علم ہوتا۔ ان کا زمانہ تو ان کی قوم کی غربت کا زمانہ تھا۔ ہاں جو تھوڑی بہت چیزیں انہیں حاصل تھیں۔ ان کے متعلق انجیل بتاتی ہے کہ انہوں نے وہ استعمال کیں۔ زمانہ کے معیار کے مطابق کھانے کھائے۔ شراب پی اور عطر ملوایا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ بُرائی تھی۔ بلکہ ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ جائز اور مناسب تھا۔ نیکی یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ جس مقام پر رکھے۔ اسی مقام پر انسان رہے۔ حضرت داؤد کے لئے شاہی تخت اور دنیاوی ساز و سامان ہی کا مقام اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا تھا۔ وہ اگر اس کا استعمال نہ کرتے۔ تو ان کی غلطی ہوتی۔ اسی طرح حضرت مسیح کے لئے بھی زمانہ کے حالات کے مطابق ایک مقام مقرر تھا۔ وہ اگر کھانا نہ کھاتے اور عطر نہ ملواتے تو یہ خدا کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی۔ ہاں ان کا دیگر انبیاء سے مقابلہ کرنا اور ان کی فضیلت ظاہر کرنا غلطی ہے۔ وہ دنیا سے بچے ہوئے نہیں تھے۔ بلکہ اپنے حالات کے مطابق انہوں نے دنیا کا سامان استعمال کیا۔ باقی رہا یہ کہنا کہ انہوں نے شادی نہ کی۔ اور اپنا سارا وقت لوگوں کی روحانی اصلاح میں خرچ کیا۔ سو اگر شادی ایسی ہی بری تھی۔ تو ان کی والدہ نے کیوں کی۔ اول تو انہیں بغیر باپ کے بچہ پیدا ہو گیا۔ اور پھر انہوں نے یوسف نجار سے شادی کی۔ حضرت موسیٰ نے اور دیگر انبیاءؑ نے کیوں شادی کی؟ پھر حضرت مسیحؑ نے اگر شادی نہ کر کے سارا وقت لوگوں کی اصلاح میں خرچ کیا تو اس کے نتیجے میں انہوں نے کتنے فقیہہ۔ کتنے محدث اور کتنے جرنیل اور مدبر پیدا کئے؟ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو باوجود نو بیویوں کے ساتھ معاملہ کرنے کے پھر بھی سینکڑوں فقیہہ سینکڑوں محدث۔ سینکڑوں قاری۔ سینکڑوں مدبر اور جرنیل پیدا کئے۔ لیکن اس کے بالمقابل حضرت مسیح کے تو سب سے بڑے حواری نے ہی جس نے ان کا خلیفہ ہونا تھا۔ ان پر لعنت کی۔ قیاس واقعات پر حاوی نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ واقعات قیاس پر حاوی ہوا کرتے ہیں۔ یہ واقعات ہیں ان سے خود اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کون روحانیت میں زیادہ بلند پایہ رکھتا تھا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جو لوگ حضرت مسیح کے شادی نہ کرنے کو ان کی ایک فضیلت سمجھتے ہیں۔ ان کے جواب کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا کر دیئے ہیں۔ جو بغیر شادی کے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اعلیٰ کام تو وہی ہوتا ہے۔ جس کی کوئی مثال نہ ملتی ہو۔ لیکن یہاں تو شادی نہ کرنے کی لاکھوں مثالیں آج بھی موجود ہیں۔ پھر اس وجہ سے حضرت مسیح کی بزرگی اور فضیلت کیا ہوگی۔ جو کام انہوں نے کیا۔ وہی آج لاکھوں کر رہے ہیں۔ ہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کام کیا وہ فی الحقیقت ایسا ہے۔ جس کی کوئی مثال ہی نہیں مل سکتی۔ نہ آپؐ کی بعثت سے قبل اور نہ بعد اور یہی آپکی فضیلت کی دلیل ہے۔ (خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مسجد احمدیہ لندن میں

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر

اسلام ایک زندہ اور ثمر دار مذہب ہے

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد تحریک جدید لنڈن)

یکم جون فوک لور فیلوشپ Folk lore Fellowship کلب کے ممبران اپنے مقررہ پروگرام کے مطابق ۳ بجے بعد دوپہر تشریف لائے۔ سب سے قبل جناب مولوی شمس صاحب نے انہیں مسجد دکھائی اور اختصار کے ساتھ مسجد سے متعلق اور دیگر اسلامی امور انہیں بتاتے رہے۔ اور جو سوالات وہ پوچھتے رہے ان کے متعلق انہیں پورے معلومات دیئے۔

کلب کے بیٹھنے کا انتظام موسم خراب ہونے کی وجہ سے ایک کمرے میں کرنا پڑا۔ اس موقعہ پر کلب کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے جناب مولوی شمس صاحب نے فرمایا۔ ویسے تو آپ سے مجھے ہی خطاب کرنا تھا۔ مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس وقت ہماری جماعت کے ایک ممتاز ممبر جناب سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا تشریف فرما ہیں۔ ہم ان کے کلمات سے آج مستفید ہوں گے۔ نیز فرمایا کہ آپ ہی تمام ہندوستان میں ایک ایسے لیڈر ہیں جنہیں جہاں سیاست کے میدان میں نمایاں دسترس اور فوقیت حاصل ہے وہاں روحانی میدان میں بھی خدا کے فضل سے کافی سبقت رکھتے ہیں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب چودھری صاحب موصوف نے اختصار کے ساتھ مگر نہایت عمدہ پیرایہ میں اسلام کی حقیقت آشکار کی۔ آپ نے فرمایا کہ روحانی دنیا کا سب سے اہم مقصد یہ ہے۔ کہ انسان کا تعلق اس کے پیدا کرنے والے سے قائم کیا جائے۔ اور یہ کہ ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ بہتر رنگ میں تعلق قائم ہو۔ یہی اولین مقصد اسلام کا ہے۔ اور اس بارہ میں مکمل تعلیم بھی صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ یہ تعلیم خود خدا ہی کے الفاظ میں نازل کی گئی اور اب تک بالکل محفوظ ہے گذشتہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس دنیا کو اپنے کلام سے متمتع کرے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ بہت سے انبیاءؑ اپنے اپنے زمانہ میں تعلیم لائے۔ مگر کہیں بھی خدائی الفاظ میں یہ تعلیم نہیں ملتی۔ سوائے اسلام کے استثناء ۱۸/۱۸ کی آیات میں "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔" چنانچہ اسی طرح ہوا۔ اور قرآن مجید اسکی زندہ شہادت موجود ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک دوسری پیشگوئی بھی جو یوحنا ۱۶/۱۳ میں مسیح کی معرفت کی گئی۔ اس کا بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں۔ مگر تم اسکی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح الحق آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔

اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔"

پھر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے قول و فعل میں مطابقت کا ہونا نہایت ضروری ہے جب دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو ہر جگہ ہمیں رحمٰن کی صفت کارفرما نظر آتی ہے۔ کسی جگہ اگر کوئی ضرورت یا تقاضہ پیدا ہوتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ اس کو پورا کرنے کے سامان بھی خدا تعالےٰ موجود فرما دیتا ہے۔ اسی طرح کسی تعلیم کے مکمل کہلانے کے لئے اس کمال کا ہونا بھی ضروری ہے۔ کہ دنیا میں پیش آنے والے اور نئے پیدا ہونے والے تمام مسائل کا حل بھی اس میں موجود ہو۔ اس موقعہ پر آپ نے عربی کے کمال اور وسعت کا ذکر فرمایا کہ اس لغت میں کچھ ایسے اوصاف مضمر ہیں کہ ایک ہی لفظ بعض دفعہ ایسا جامع ہوتا ہے کہ ہم اس سے ضرورت کے پیدا ہونے پر مختلف رنگوں میں راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ کمال سوائے عربی کے اور کسی زبان میں نہیں۔

پھر آپ نے اعتقادات کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ہم گذشتہ تمام انبیاء کو خدا کا فرستادہ یقین کرتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوموں کے لئے ہدایت کے سامان لائے اور دنیا کو ہدایت دی۔ پھر فرمایا کہ ہم مسیح علیہ السلام کو بھی خدا کا بیٹا مانتے ہیں مگر اس رنگ میں کہ جس طرح مسیح نے خود ان لوگوں کو خدا کا بیٹا کہا ہے جو خدا کے نیک بندے نیک کام کرنے والے ہیں وہ خدا کے بیٹے ہیں جیسے یعقوبؑ کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ انسان کی پیدائش کی غرض یہی ہے کہ انسان خدا کی صفات سے متصف ہو کر خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ایک انسان جب خدا کے تمام احکام کو پوری طرح بجا لاتا ہے۔ تو اس کے لئے اس دنیا میں بھی جنت کے سامان ہو جاتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ کا ذکر فرمایا کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے تھیں جنہیں خدا کے ساتھ تعلق کا کافی تجربہ تھا۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آخر میں آپ نے فرمایا۔ یہود نے بھی یہ اعتقاد بنا لیا کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ عیسائیوں نے بھی مسیح کے بعد یہی اعتقاد اختیار کر لیا کہ اب اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عام مسلمانوں نے بھی اسی مسلک کو اختیار کر لیا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا۔ مگر اس معاملہ میں ہم ان کے ساتھ قرآن کریم کی واضح راہنمائی کے ہوتے ہوئے کبھی متفق نہیں ہو سکتے۔ نئی شریعت لانے والا نبی بہر صورت کوئی نہیں آ سکتا مگر ایسا نبی جو الہام الٰہی سے مشرف ہو اور مذہب اسلام کو زندہ کرنے والا ہو۔ وہ ضرورت پر آ سکتا ہے۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ یہ ایک پھلدار درخت ہے جس سے ضرورت پیدا ہونے پر ضرور پھل حاصل ہو سکتا ہے اور ہوتا رہا ہے۔ آج اس زمانہ میں بھی اس کی زندگی کا ثبوت موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام ہی کی برکات سے وابستہ ہو کر انعام نبوت حاصل کیا۔ اور اسلام ہی کی برتری ثابت کرنے کے لئے آپ نے خوارق عادت معجزات دکھائے جو انبیاء کا خاص حصہ ہوتے ہیں۔

اس کے بعد ممبران کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور جناب چوہدری صاحب نے سوالات کے جواب دیتے ہوئے اسلامی جنت کی حقیقت۔ پردہ کے متعلق صحیح اسلامی نظریہ۔ اور پھر عورتوں اور مردوں کے بے حجابانہ خلا ملا کے نقصانات کے متعلق مفصل ذکر فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام پر ایک یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ عیاشی کی تعلیم دیتا ہے۔ بھلا وہ مذہب جو دن میں پانچ دفعہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ رمضان کے روزوں کی تعلیم دیتا ہے۔ صدقہ و خیرات کی تاکید کرتا ہے۔ نفلی عبادات پر زور دیتا ہے۔ اور ہر قدم پر خدا تعالےٰ کے تصور کو دل میں قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے کیا عیش کی تعلیم دے سکتا ہے؟

آخر میں کلب کے پریذیڈنٹ نے جناب مولانا شمس صاحب اور محترم جناب م[؟]

۴ چوہدری صاحب اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ ان کے معلومات میں یہاں آنے پر بہت اضافہ ہوا ہے۔ اور کہ تقریب ان کے لئے بڑی دلچسپی کا موجب ہوئی ہے۔

تفسیر خاتم النبیین کے متعلق چند ضروری اور مفید باتیں

جب میں سماٹرا میں تھا تو میں نے ایک کتاب دلائل النبوۃ تصنیف کی جس میں نبوت کے متعلق ہر قسم کی ضروری باتیں بالاختصار درج کر دی گئی ہیں۔ اور خاتم النبیین کے متعلق بھی سیر کن بحث کی گئی ہے اس میں سے چند باتیں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

خاتم کے معنی

لغت عرب سے خاتم کے معنی تین معلوم ہوتے ہیں (۱) آخر (۲) مہر اور (۳) انگوٹھی۔

اگر خاتم کے معنی آخر کے لئے جائیں۔ اور ہمارے مخالفین یہی معنی لیتے ہیں۔ تو خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہوں گے ہم اور ہمارے مخالفین تسلیم کرتے ہیں کہ الفاظ خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور مدح ہیں اور یہ بھی واضح بات ہے کہ کسی قوم کا آخری فرد ہونا کوئی قابل تعریف بات نہیں۔ ورنہ وہ شخص جس کی نسل کٹ جائے اور ابتر ہو وہ قابل تعریف ہوگا۔ پس آخر النبیین کے یہ معنی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سے آخری نبی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زیب دے ہی نہیں سکتے۔ اسی لئے علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اس کے معنے یوں کئے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ ان کے کہنے کے مطابق صوفیا یہی معنے کرتے ہیں اَلنَّبِیُّ الَّذِیْ حَصَلَتْ لَهُ النُّبُوَّةُ الْكَامِلَةُ یعنے وہ نبی جسے کامل نبوت حاصل ہو بالفاظ دیگر خاتم النبیین کے معنی ہوئے کامل نبی بلکہ اکمل نبی اس لئے اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کان خاتم الانبیاء حائزًا للمرتبۃ التی ھی خاتم النبوۃ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ہونے کی وجہ سے وہ مرتبہ حاصل تھا جو نبوۃ کا آخری مرتبہ ہے (مقدمہ ابن خلدون ص۳۲۲)

ان معنوں میں خاتم کو آخر کے معنوں میں استعمال کر کے پھر ایسے معنے لئے گئے ہیں جو واقعی قابل تعریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایاں ہیں۔ یعنے نبوت کے آخری مرتبہ کو حاصل کرنے والا نبی۔ انہی معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر ہم حدیث انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم کو صحیح تسلیم کریں تو ہماری مؤید ہے مخالف نہیں۔

خاتم بمعنے مہر

خاتم کے معنے مہر کے بھی ہیں۔ مگر "نبیوں کی مہر" کا کیا مطلب؟ ابھی تک یہ سوال حل نہیں ہوا۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کہ چونکہ مہر ہمیشہ خطوط کے آخر پر لگائی جاتی ہے اس لئے "نبیوں کی مہر" کا صرف ایک مطلب ہے "نبیوں میں سے آخری"۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ یہ تاویلی معنے ہیں۔ اور مہر کی جگہ کو (جو ان کے نزدیک ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے) مدنظر رکھتے ہوئے وہ اس کے معنی آخری لیتے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ مہر کا آخر میں ہونا ضروری نہیں علامہ ابن خلدون تحریر فرماتے ہیں وقد یکون ھذا الختم بالخط آخر الکتاب او اولہ۔

(مقدمہ ابن خلدون ص۲۶۵)

یعنی کبھی تو مہر خط کے آخر میں ہوتی ہے۔ اور کبھی شروع میں۔ اس حوالہ نے مخالفین کی تاویل کی بنیاد کو باطل کر دیا۔

یہی نہیں بلکہ ایک ایسی حدیث بھی ہے جس نے خاتم النبیین کے معنوں کو بالکل واضح کر دیا۔ اور وہ معنے ہمارے عقیدہ کی تائید کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالفین کی تمام تاویلوں کی تردید۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب قیامت کے دن اعمال کے متعلق فیصلہ کے اظہار و اعلان میں کچھ دیر ہوگی تو بنی نوع انسان گھبرا جائیں گے۔ اور باہم مشورہ کر کے نبیوں سے درخواست کریں گے کہ تا وہ شفاعت کریں۔ کہ فیصلہ کا اعلان جلد تر کیا جائے۔ اس کے لئے پہلے وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور اپنی درخواست پیش کریں گے۔ حضرت آدمؑ انہیں کہیں گے۔ لست ھناکم کہ میں اس کی جرأت نہیں کرتا۔ تم نوحؑ کے پاس جاؤ۔ پھر وہ نوحؑ کے پاس جائیں گے اور درخواست کریں گے مگر نوحؑ بھی فرمائیں گے کہ میں شفاعت نہیں کر سکتا

تم ابراہیم کے پاس جاؤ۔ مگر آدم اور نوح کی طرح ابراہیم علیہ السلام بھی ان کی درخواست کو رد کر کے انہیں موسیٰ کی طرف جانے کے لئے کہیں گے۔ اور موسیٰ علیہ السلام انہیں کہیں گے۔ کہ میں بھی تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ جب وہ عیسیٰ ع کے پاس جائیں گے۔ تو وہ بھی انہیں کہیں گے کہ تم ہنا کہ یہ شفاعت کرنا میرا کام نہیں۔ مگر وہ ساتھ ہی انہیں کہیں گے۔ اَرَأَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ قَدْ خُتِمَ عَلَیْہِ اَکَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَا فِی الْوِعَاءِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقُوْلُ اِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ قَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۲۹۵ - ۲۹۶)

یعنی یہ تو بتاؤ۔ کہ اگر کوئی چیز ایسے برتن میں ہو۔ جس پر مہر لگی ہو۔ تو کیا مہر توڑنے سے قبل تم اس چیز کو لے سکتے ہو۔ تو وہ لوگ عیسیٰ کے اس سوال کے جواب میں عرض کریں گے کہ نہیں۔ یہ جواب سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ کہ آج محمد خاتم النبیین یعنی نبیوں کی مہر موجود ہے اس لئے پہلے اس سے شفاعت کی درخواست کرو۔ سو وہ لوگ آپ کے پاس آئیں گے اور آپ ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے ان کی شفاعت فرمائیں گے۔

اس حدیث نے فیصلہ کر دیا۔ کہ نبیوں کی مہر کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ ہر ایک بات میں خصوصاً شفاعت میں تمام انبیاء سے پیش پیش ہوں گے۔ سب سے پہلے آپ کی طرف سے جو قدم اٹھایا جائیگا۔ انبیاء اس میں آپ کی پیروی کریں گے۔ بالفاظ دیگر خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوا۔ کہ آپ سب انبیاء سے اول ہیں۔ اور دوسرے انبیاء ہر حال میں آپ کے پیچھے۔ آپ متبوع ہیں۔ اور دیگر تمام انبیاء بطور اتباع کوئی برکت اور رحمت حاصل نہیں ہو سکتی مگر آپ کی پیروی میں۔ اور کوئی فیض اور نور نہیں مل سکتا مگر آپ کے واسطہ سے۔

خاتم بمعنے انگوٹھی

اگر خاتم کو انگوٹھی کے معنوں میں لیا جائے تو اس کے معنی ہوں گے نبیوں کی زینت چنانچہ لکھا ہے ومحمد خاتم النبیین یجوز فیہ فتح التاء وکسرھا فالفتح بمعنی الزینۃ ماخوذ من الخاتم الذی ھو زینۃ للابسہ (تفسیر مجمع البحرین)

یعنی خاتم النبیین کی تاء پر زبر بھی پڑھنا جائز ہے۔ (اور یہی قرآن کریم میں موجود ہے) اور زیر کے ساتھ بھی پڑھنا جائز ہے جب تاء کو فتح (زبر) کے ساتھ پڑھا جائے۔ تو خاتم کے معنی زینت کے ہوں گے۔ جو دراصل انگوٹھی سے ماخوذ ہیں۔ کیونکہ وہ پہننے والے کو زینت دیتی ہے" یہ معنی ہمارے مؤید ہیں

ایک سوال اور علم اصول

یہاں ایک سوال کا جواب دینا بھی نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ خاتم کے معنی "آخر" لغت میں موجود ہیں۔ پس خاتم النبیین کے معنی "آخری نبی" بہر حال ٹھیک ہیں۔

اس کا جواب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف خاتم کے معنی "آخر" کو تو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں مگر جب خاتم کا لفظ کسی دوسرے لفظ کے ساتھ جو قوم یا جماعت کے معنوں میں ہو ملایا جائے اور بطور مدح استعمال ہو۔ تو عرب کے عرف میں اس کے معنی صرف ایک ہی پائے جاتے ہیں۔ یعنی افضل اس کے خلاف کلام عرب میں ایک مثال بھی مخالفین کی طرف سے پیش نہیں کی جا سکتی۔

اس سے بظاہر ایک تناقض پیدا ہو گیا لغت اور عرف میں۔ یا کم از کم یہ کیا جا سکتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی ایک تو لغوی ہیں یعنی آخر النبیین اور ایک عرفی معنی یعنی افضل النبیین اس صورت میں کون سے معنی مقدم ہوں گے؟ اس کا فیصلہ ہمیں علم اصول سے ملتا ہے۔

علامہ شوکانی فرماتے ہیں:۔

اِذَا تَرَدَّدَ اللَّفْظُ بَیْنَ الْمَعْنَی الْعُرْفِیِّ وَاللُّغَوِیِّ فَاِنَّہٗ یُقَدَّمُ الْعُرْفِیُّ عَلَی اللُّغَوِیِّ

(ارشاد الفحول صفحہ ۱۵۱) یعنی جب کوئی لفظ لغوی اور عرفی دونوں معنوں میں استعمال ہو تو عرفی معنی۔ لغوی معنے پر مقدم کئے جائیں گے۔ بالفاظ دیگر عرفی معنے کے مقابل لغوی معنی استعمال نہ ہوں گے۔ اس اصل کے رو سے خاتم النبیین کے صرف ایک معنی ہیں یعنی افضل النبیین

(خاکسار محمد صادق مبلغ سماٹرا، قادیان)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

ضرورت رشتہ

ایک احمدی دوست جن کی عمر ۴۵ سال ہے۔ اور لائل پور شہر کریانہ کی دوکان کرتے ہیں ان کی پہلی بیوی پچھلے سال فوت ہو چکی ہے۔ اب نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں ان کی ماہوار آمد ۱۰۰ روپے سے زائد ہے۔ اور پہلی بیوی سے دو لڑکیاں اور دو لڑکے ہیں۔ رشتہ کسی قوم کا ہو۔ خط و کتابت نظارت امور عامہ شعبہ رشتہ ناطہ سے ہو۔

اعلان نکاح

عزیزم عبد اللطیف خان صاحب ابن برادرم محمد یحییٰ خان صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الوہاب سلمہا دختر برادرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب ناظر ضیافت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۶ جون ۱۹۴۱ء بعد نماز مغرب بعوض مہر پانچ ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک فرماوے

(خاکسار ملک فضل حسین احمدی)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سامان بذریعہ ریل

خراب پیکنگ اور ایڈریس کے ناقص مارکنگ گمشدگی اور نقصان کا باعث ہوتا ہے مہربانی کرکے ایسی بوریاں یا کیس یا دوسرے کنیسٹر استعمال کریں جو آمد و رفت کے دوران میں اتارتے یا چڑھاتے ہوئے ٹوٹ پھوٹ نہ جائیں۔

پتہ پورا اور صاف لکھیں۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن بلاک حروف میں لکھیں۔ انگریزی میں لکھیں تو بہت ہی بہتر ہے۔

ایسے لیبل لگائیں جن پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن درج ہو۔ یہ لیبل ایسے پارسلوں پر مضبوط رسی سے یا ٹیپ سے باندھیں۔ جن پر پائیدار نشان نہ لگائے جا سکتے ہوں۔

جہاں تک ممکن ہو ایک لیبل جس پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور سٹیشن درج ہو۔ ہر پارسل کے اندر بھی رکھ دیں۔

تمام پرانے نشانات لیبل اور شبہ میں ڈالنے والے ایڈریس پوری طرح مٹا دیں۔ پرانے لیبل اور نشانات ہی اسباب کے غلط جگہ پہنچ جانے کا باعث ہوتے ہیں اور اس طرح صحیح مقام پر پہنچنے میں تاخیر کا موجب بنتے ہیں۔

این ڈبلیو آر کی مدد کریں۔ تا آپکی مدد ہو سکے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

177

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو آپ کے کلیمز کا جلد تصفیہ کرنے میں آپ اسکی مدد کریں یہ آپ اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ:-

۱- آپ اپنی درخواست میں سب سے اوپر موٹی سرخی دیں۔ کہ آیا کلیم واپسی کرایہ کا ہے یا تلافی نقصان کا یا مال کو نقصان پہنچنے کا اور ہمیشہ مختصر واقفیت متعلقہ نام سٹیشن روانگی و رسید بلٹی نمبر بلٹی یا رسید پارسل نمبر ٹکٹ جبکہ ٹکٹ کے ساتھ مال بک کرایا گیا ہو اور بکنگ کی تاریخ لکھ دیں۔

۲- اپنے کلیم کی اصل ماہیت اور کلیم کی رقم لکھ دیں۔

۳- اگر آپ کے پاس کوئی کاغذات اپنے کلیم کی تقویت دینے کے لئے موجود ہوں۔ تو وہ بھی بھیج دیں۔

۴- اس کے متعلق تمام خط و کتابت جنرل منیجر کمرشل سے کریں۔

اپنی امداد کیلئے ہماری مدد کیجئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کیا آپ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اپنے پارسلوں اور مال و اسباب کے غلط جگہ پر بھیجے جانے یا ان کے نقصان ہو جانے میں اسکی امداد نہیں کرینگے آپ مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق اپنی تسلی کرکے اس کی امداد کر سکتے ہیں:-

۱- ہر ایک پارسل جو بک کرانے کیلئے بھیجا جائے اس پر باقاعدہ طور پر خوشخط اور پکی سیاہی سے پانیوالے کا نام اور پتہ لکھا گیا ہو اور جس اسٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو۔ اس کا نام بڑے حروف میں خصوصاً انگریزی میں لکھا ہوا ہونا چاہیے۔

۲- وہ پارسل جن پر پختہ مارکے نہ ہوں۔ مثلاً کنالوں اور چمڑے کے ہنڈل۔ تیل اور گھی وغیرہ کے ٹینوں پر چمڑے دھات یا گتے کے لیبل لگے ہوئے ہوں۔ جن پر پانیوالے کا نام اور پتہ جس سٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو۔ اس کا نام درج ہو۔

۳- تمام پرانے مارکے اور لیبل کاٹ یا اتار دیئے جانے چاہئیں۔

اپنی امداد کرنیکے لئے آپ ہماری مدد کریں۔

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰-۸-۰
نماز مترجم بڑی سائز	۰-۴-۰
ملفوظات امام زمان	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰-۴-۰
اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانیکی راہ	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	۰-۲-۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات	۰-۲-۰
مختلف تبلیغی رسالے	۱-۴-۰

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔
۲/۸/- کی کتب دو دو سیر میں پہنچا دیجائینگی۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعلان

مقدمہ ملک محمد عبداللہ خانصاحب ولد ملک احمد دین صاحب مرحوم ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ مدعی

بنام ملک محمد شفیع صاحب ولد الہی بخش صاحب ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

دعویٰ دار پونے ۱۰۰۰/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں ملک محمد شفیع ولد الہی بخش صاحب مقدمہ کی پیروی سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے اور اس طرح سے مدعی مقدمہ کو بڑا کر کے نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس لئے اب بذریعہ اس اعلان کے ملک محمد شفیع صاحب ولد الہی بخش کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس اعلان کو پڑھ کر مقدمہ کو وہ کی پیروی کرنے کیلئے مورخہ ۲۷/۵ کو دفتر قضاء میں مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل کے سامنے مقدمہ کی پیروی کریں۔ بغیر حاضری کی صورت میں آپ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۰ جون۔ آج صبح مولانا آزاد صدر کانگرس نے نصف گھنٹہ تک سر سٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں آپ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا کہ آج شام تک کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد شائع کر دی جائیں گی یا نہیں۔ ہماری راہ میں بہت سی مشکلات ہیں لیکن ان پر قابو پانے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی۔

مری ۲۰ جون۔ آج ساڑھے نو بجے پنڈت جواہر لال نہرو کو دربار کشمیر کے حکم سے ڈومیل کے مقام پر گرفتار کر لیا گیا۔ آپ ڈاک بنگلہ میں مقیم تھے کہ ریاستی فوج نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ مسٹر دوارکا ناتھ کچرو جنرل سیکرٹری آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کو بھی گرفتار کر کے ڈومیل بھیج دیا گیا ہے۔ آپ نے منگل کے دن پنڈت نہرو کا ایک مکتوب مہاراجہ کشمیر کو پہنچایا تھا جس میں پنڈت نہرو نے لکھا تھا کہ چونکہ مجھے اور بھی ضروری کام ہیں اس لئے سری نگر میں صرف ایک دو دن ٹھہر سکوں گا۔

نئی دہلی ۲۰ جون۔ آج وائسرائے اور وزارتی مشن کے ارکان نے دو گھنٹے تک باہم مشورہ کیا۔

نئی دہلی ۲۰ جون۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے آج دو گھنٹے تک گاندھی جی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد گاندھی جی کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اگر عارضی گورنمنٹ میں کسی نیشنلسٹ مسلمان کو نہ لیا گیا تو کانگرس کو اس میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔

نئی دہلی ۲۰ جون۔ آج ۶ بجے شام مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ کل مسٹر جناح نے جو مکتوب وائسرائے کو لکھا تھا۔ آج تیسرے پہر وائسرائے کی طرف سے اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس میں اس جواب پر غور کیا۔

ڈومیل ۲۰ جون۔ پنڈت نہرو کی گرفتاری کی اطلاع پا کر صوبہ سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب دو سو سرخپوشوں کے ہمراہ ڈومیل پہنچ گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ جون۔ آل انڈیا ریلوے مینز فیڈریشن اور ریلوے بورڈ کے نمائندوں کے درمیان آج اڑھائی گھنٹے تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

نئی دہلی ۱۹ جون۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کانگرس ورکنگ کمیٹی وزارتی سکیم اور عارضی حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ کانگرسی لیڈر اور وائسرائے کے درمیان بات چیت آخری مراحل میں داخل ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ ایک آدھ روز میں اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے جو خط وائسرائے کو لکھا ہے اس میں آپ نے دریافت کیا ہے کہ اگر اقلیتوں کے کسی نمائندہ نے عارضی حکومت میں شمولیت سے انکار کر دیا تو اس صورت میں خالی نشست کس طرح پر کی جائے گی۔ آیا مسلم لیگ سے اس سلسلے میں مشورہ لیا جائیگا یا نہیں۔ نیز آپ نے پوچھا ہے کیا گورنمنٹ اس امر کا یقین دلانے کے لئے تیار ہے یا نہیں کہ ایگزیکٹو کونسل میں مسلم ممبران کی اکثریت کی رضامندی کے بغیر کسی بڑے فرقہ وارانہ معاملہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے اپنے خط میں اس امر کے خلاف بھی احتجاج کیا ہے کہ اچھوتوں کی سیٹ بھی کانگرس کو دے کر اچھوتوں کی شدید حق تلفی کی گئی ہے۔

شملہ ۱۹ جون۔ نمائندہ اسمبلی میں جانے والے نمائندوں کے انتخاب کے لئے ۱۹ جولائی کو پنجاب اسمبلی کا اجلاس منعقد ہو گا۔ اس میں ۱۶ سولہ مسلمان۔ آٹھ جنرل اور چار سکھ منتخب کئے جائیں گے۔

کلکتہ ۱۹ جون۔ مسٹر فضل الحق سابق وزیر اعظم بنگال نے صدر کانگرس سے ایک تار کے ذریعے درخواست کی ہے۔ عارضی حکومت میں ایک نیشنلسٹ مسلمان لئے جانے کے سوال پر اصرار نہ کیا جائے۔ تاکہ محض اس بناء پر بات چیت کا سلسلہ منقطع نہ ہونے پائے۔

لاہور ۱۹ جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ دیہاتی علاقہ میں جو گاؤں کسی منڈی سے پانچ میل تک فاصلہ تک واقع ہو۔ اعلیٰ گیہوں کی انتہائی قیمت منڈی کے بھاؤ سے ۴ر فی من کم ہو گی۔ اور جو گاؤں منڈی سے پانچ میل سے زیادہ فاصلہ پر ہوں وہاں پر گندم کا

مری ۱۹ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو جب کوہالہ پل کو عبور کر کے ریاست کشمیر کی حدود میں داخل ہوئے۔ تو دربار کشمیر کی طرف سے آپ کو ایک نوٹس دکھایا گیا جس میں حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ کشمیر کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتے۔ آپ نے اس کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کشمیر کے علاقہ میں داخل ہو گئے۔

لاہور ۱۹ جون۔ لاہور کارپوریشن کے میئر کو گورنمنٹ کی طرف سے مطلع کیا گیا تھا کہ وہ مشاورتی سب کمیٹیوں کے اجلاس فی الحال منعقد نہ کریں۔ لیکن آپ نے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ کارپوریشن کے حلقوں کا خیال ہے۔ کہ جب میئر ایک دفعہ اجلاس کا نوٹس جاری کر دے۔ تو کارپوریشن ایکٹ کے ماتحت کسی کو اسے ملتوی کر دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔

سری نگر ۱۹ جون۔ ابھی تک حالات مخدوش ہیں۔ اننت ناگ کا ایک اہم پل مظاہرین نے اڑا دیا ہے۔ کل باوجود سخت پہرہ کے شاہی محل کی دیواروں پر ڈوگرہ راج مردہ باد لکھا ہوا پایا گیا۔ عورتوں کے مسلسل جلوس نکل رہے ہیں۔ خفیہ پولیس ان کی سخت نگرانی کر رہی ہے۔ اور رات کو مکانوں پر چھاپہ مار کر اُن کے مردوں کو گرفتار کر لیتی ہے۔

نئی دہلی ۱۹ جون۔ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے جن چار ممبروں کو عارضی حکومت میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ آج انہوں نے ایک خط کے ذریعے وائسرائے کو مطلع کیا ہے کہ وہ فی الحال دعوت منظور نہیں کر سکتے کیونکہ وائسرائے نے مسٹر جناح سے مشورہ کئے بغیر انہیں نامزد کر دیا ہے۔ حالانکہ عارضی گورنمنٹ کے متعلق تمام اختیارات مسلم لیگ کونسل نے مسٹر جناح کو دیدیئے تھے۔

نئی دہلی ۱۹ جون۔ ریلوے مینز فیڈریشن کی کونسل کا اجلاس آج شروع ہے۔ مختلف قراردادیں پیش کرنے کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ غالباً ہڑتال کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دینے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۹ جون۔ پچھلے تین ہفتوں میں یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ ہاؤس آف لارڈز میں گورنمنٹ کو شکست ہوگئی۔ جبکہ کنزرویٹو پارٹی کی طرف سے ایک ترمیم پیش کی گئی۔ جو ۵۴ اور ۲۸ آراء کے تناسب سے پاس ہو گئی۔

لاہور ۱۹ جون۔ دیوان چمن لال نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ چونکہ حکومت نے سردست ۱۲½ کروڑ روپے کا فوری ریلیف دینا منظور کر لیا ہے۔ اور باقی متنازعہ امور کے لئے تین کمیشن مقرر کر دیئے ہیں۔ اس لئے اب غالباً ۲۷ جون کو ریلوے ملازمین کی ہڑتال نہیں ہو گی۔

شملہ ۱۹ جون۔ گورنر پنجاب اور وزراء آئندہ ہفتے شملہ سے لاہور آ رہے ہیں۔ وہ ریلوے ہڑتال کا قطعی فیصلہ ہونے تک لاہور ہی رہیں گے۔ تاکہ ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کیا جا سکے۔

ڈربن ۱۹ جون۔ یورپین نوجوانوں کے ایک گروہ نے کل پھر تیسری مرتبہ سول نافرمانی کرنے والے ہندوستانیوں پر حملہ کر کے اُن کے خیمے اُکھاڑ ڈالے۔

لاہور ۱۹ جون۔ ریلوے ملازمین کی متوقع ہڑتال کی وجہ سے بیوپاریوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ تمام مال خصوصاً فروٹ کے نرخ بہت چڑھ گئے ہیں۔

لائلپور ۱۹ جون۔ گندم دڑہ ۔/۹/۱۰ گندم فارم ۹/۱۴ گڑ ۔/۹/۱۸ تا ۔/۲۰

نئی دہلی ۱۹ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے امریکی مال کی زیادہ سے زیادہ درآمد کی اجازت دیدی ہے۔

لاہور ۱۹ جون۔ سونا ۔/۸/۱۰۳ چاندی ۔/۱/۱۷۰ پونڈ ۔/۔/۶۸

امرتسر سونا ۔/۴/۱۰۷ چاندی ۔/۱/۱۷۵ پونڈ ۔/۔/۶۸

طہران ۱۹ جون۔ دریائے دجلہ اور فرات میں بھاری طغیانی آ گئی ہے جس کی وجہ سے ایک ہزار ایکڑ زمین زیر آب ہو گئی ہے۔ کثرت سے مکانات گر گئے ہیں۔ ہزاروں اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور فصلوں کو بھی شدید نقصان